اس وجہ سے اسلام سے ان کا تعلق ختم ہو چکا ۔ مگر ہماری نئی نسلیں نوعمر ہیں، پرانی قادیانی داستان کے ابواب سے ناواقف ہیں ، اس وجہ سے اندیشہ ہوتا ہے کہ قادیانی گروہ ان کے ذہنوں کو خراب کر سکتا ہے ۔ اس وجہ سے ہر نئی نسل کو اس فتنے سے آگاہ رکھنا ضروری ہے اور ہر دور میں نئے نئے انداز سے لٹریچر تیار ہوتے رہنا چاہیے ۔

مناسب ہوگا کہ دین ، ملت اور علم کی خدمت کرنے والے اصحاب ایسی کتابیں خود خریدیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں ۔

سیرت النبیؐ | از جناب پروفیسر محمود بریلوی ۔ ناشر : ڈاکٹر غلام علی الانہ پروفیسر انچارج انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی سندھ یونیورسٹی ۔ جام شورو ۔ سندھ ۔ قیمت : مجلد بڑا سائز ، ۵۰ روپے

انگریزی زبان میں سیرتِ پاک کی یہ کتاب قومی ہجرت کمیٹی کے تعاون سے شائع ہوئی ہے اور پندرھویں صدی ہجری کی تقاریب آغاز کے ذیل میں آتی ہے ۔ اس کی تقریظ جناب اے کے بروہی نے لکھی ہے ۔

انگریزی اور اردو میں پروفیسر بریلوی صاحب کی مطبوعہ کتابوں کی تعداد ۳۰ ہے ۔ اسلام ، اسلامی تاریخ ، اسلامی نظامِ اجتماعی اور بین الاقوامی تحریک اسلامی ان کے موضوعاتِ فکر میں اہم جگہ رکھتے ہیں ۔ انہوں نے ملک سے باہر سفر بھی کیے ہیں ، کئی جگہوں سے تعلیمی استفادہ کیا ہے اور ان کا مطالعہ وسیع ہے ۔ ان کے نقطۂ نظر میں کہیں یہ بُو محسوس نہیں ہوتی کہ وہ اسلام کو جدیدیت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

ان کی تازہ کتاب سیرت النبیؐ دو چار دن پہلے موصول ہوئی ہے ۔ جستہ جستہ بعض مقامات کو میں نے دیکھا ہے ۔ میں پروفیسر صاحب کے اسلامی نقطۂ نظر پر اعتماد کرتے ہوئے چند مقامات کے سرسری مطالعہ ہی کی بنا پر یہ رائے دیتا ہوں کہ یہ ایک اچھی کوشش ہے اور خاص طور پر انگریزی کے میدان میں پروفیسر صاحب کی اس کاوش کی قدر و قیمت کچھ زیادہ ہی ہے ، کیونکہ انگریزی زبان میں ہمارے پاس سیرت النبی پر بہت کم سرمایہ ہے اور جو ہے اس میں بھی بعض کتابیں سخت مغالطہ انگیز ہیں ۔ پروفیسر صاحب کی کتاب سے اس طرح کا کوئی

اندیشہ نہیں۔ خوشی کی بات یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سیرت اور آپ کے پیغام کے متعلق مستشرقین نے جو غبار اُچھالا ہے اس سے پروفیسر صاحب باخبر ہیں۔ نیز انہوں نے جس ماخذِ سیرت سے استفادہ کیا ہے اور مندرجات کے حوالے درج کیے ہیں۔

البتہ بیان سیرت کا وہ محققانہ انداز انہوں نے اختیار کیا ہے جس میں ہر بات "دو اور دو چار" کی طرح بیان کی جاتی ہے۔ حالانکہ میرا خیال یہ ہے کہ سیرت النبیؐ کا بیان ایک عوامی کام بھی ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے بعض اہم واقعات کو بے حد مختصر بیان کر کے چھوڑ دیا ہے۔ اور جو وضاحتیں ضروری ہیں اور مخالفین کے جن اعتراضات کا توڑ کرنا چاہیے اس طرف انہوں نے توجہ نہیں کی۔ واقعات سے جو اسباق اخذ کر کے عام آدمی کے سامنے رکھنے چاہییں وہ بھی نہیں کیے گئے۔ مثلاً واقعۂ اِفک یا کعب بن اشرف کے قتل وغیرہ کا بیان ہیں نے پڑھا ہے۔ علاوہ ازیں صلح حدیبیہ اور بعض دوسرے غزوات کا تذکرہ بے حد اجمال سے پیش کیا گیا ہے۔

اجمال کی وجہ شاید یہ بھی ہو کہ انگریزی میں اگر تفصیل و تطویل سے کام لیا جاتا تو کتاب بہت ضخیم اور گراں قیمت ہو جاتی۔ حالاں کہ اس وقت کتاب کی ضخامت کے لحاظ سے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔

مفصل مقدمے کے علاوہ آخر میں نہایت مفید ضمیمے شامل ہیں۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے ملک کی تمام لائبریریوں کی زینت بنایا جائے۔

(ن۔ ص)